حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالیمن والصلوۃ ولاسلام علی خاتم الانبیاء و اشرف المرسلین

مسئلہ حاضر و ناظر اور بریلوی عقیدہ

تمہید

بحث سے قبل بریلوی مذہب کا زیر بحث مسئلہ "حاضر وناظر" میں بنیادی عقیدہ کیا ہے ذہن نشین رہے۔اس ضمن میں ان کے دوعقیدے بیان ہوئے ہیں۔اس مضمون میں اسی پر تفصیلی بات ہوگی، مضمون کے آخر میں بریلوی عقیدے پر جرح ہوگی

1۔ہر جگہ میں حاضر وناظر ہونا خدا کی صفت ہر گز نہیں

2۔ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہوسکتی ہے

بریلوی مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خان المعروف اعلحضرت صاحب کی کتابوں اور خاندان پر تحقیق کرنے والے قلم کاروں نے پوری ذمہ داری سے لکھا ہے کہ "اعلحضرت صاحب اور ان کا خاندان نسلاً شیعہ تھا"

اعلحضرت صاحب نے شیعہ کا بنیادی عقیدہ **تقیہ** کے برقع میں چھپ کر اہل سنت والجماعت کا نعرہ لگایا اور برصغیر کے مخدوش حالات کا فائدہ اٹھا کر اپنے باطل افکار ونظریات اور عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امت میں انتشار وافتراق پیدا کیا اور ایک جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

اعلحضرت صاحب کے مذہب میں عقائد وافکار اور نظریات کا بڑا حصہ معتزلہ، شیعہ اور ہندووانہ عقائد و تصور کا نمایاں نظر آتا ہے جس کی وصیت وصال سے 2 گھنٹے 17 منٹ پہلے کی تھی کہ

"رضا حسین اور حسنین اور تم سب محبت واتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو **اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے**" (وصایا شریف)

جیسا کہ مشرقین مکہ اور آج کے ہندو بھی اللہ کی ذات کے قائل تھے اور ہیں لیکن ان کا عقیدہ تھا اور ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی صفات اپنے نیک اور چہیتے بندوں میں تقسیم کردی ہیں جو مانگنا ہے، جو لینا ہے انہی دیوی دیوتاؤں سے لیا جائے، صاحب بصیرت جانتے ہیں کہ مذہب کے ٹھیکیداروں کے مشرقانہ مفادات انہی افکار ونظریات سے وابستہ ہیں۔

اعلحضرت صاحب اور ان کے مذہب کے پیروکاروں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کی زیر قدرت اور اختیار میں جو تھا وہ تمام صفات اپنے نیک اور برگزیدہ بندوں میں تقسیم کر چکا ہے صرف الوہیت کا منصب اللہ تعالی کے پاس رہ گیا ہے اگر اس پر باری تعالی کو قدرت اور اختیار ہوتا تو اسے بھی بندوں میں تقسیم فرما دیتے (العیاذ باللہ)

جیسا کہ ملفوظات میں لکھا ہے: **"اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی عطا فرماتے "**

(ملفوظات ج ۲ ص ۱۶۲)

یعنی اللہ تعالی نے جو حضور ﷺ کی عبادت کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار میں ہی نہ تھا، اللہ تعالی اس پر قادر نہیں کہ حضور ﷺ کی عبادت کی اجازت دے دے یہ بھی اگر زیر قدرت ہوتی تو اس کی بھی اجازت دیدی جاتی۔(العیاذ باللہ)

قارئین کرام: ذرا بریلوی مذہب کے پیروکاروں کی دیدہ دلیری دیکھیں کہ رب العالمین کی قدرت اور اختیارات کا کھلا انکار کر کے کتاب وسنت اور علماء اہل سنت کے عقیدے سے انحراف کیا ہے۔

اگر یہاں یہ بات لکھ دی جاتی کہ الوہیت کا منصب اللہ تعالی نے خود اپنے پاس رکھا ہے اسے اپنے بندوں میں تقسیم نہیں فرمایا تو پھر یہ قلم کچھ لحاظ کر لیتا لیکن یہاں کھلا انکار ہو رہا ہے کہ یہ اللہ تعالی کے زیر قدرت تھا ہی نہیں ورنہ یہ بھی اللہ اپنے بندوں میں تقسیم فرما دیتا (العیاذ باللہ)

بریلویوں سے میرا سوال:

مجھے دلیل سے مطمئن کیا جائے کہ الوہیت کی تقسیم کا اختیار اور قدرت اللہ عزوجل کے پاس نہیں تھی تو کیا کائنات میں رب العالمین سے بڑی ہستی بھی کوئی ہے جن کے پاس الوہیت کی قدرت اور اختیار موجود ہے اور اس ہستی نے ہی یہ منصب اللہ تعالی کو ودیعت کیا ہے ؟؟؟؟؟

حاضر و ناظر صرف اللہ تعالی ھی کی خاص صفت ھے

بریلویت کے افکار وعقائد بعید از عقل اور انسان کی فہم وفراست سے بالاتر ہے۔

انہی عقائد میں ایک عقیدہ حاضر و ناظر کا ہے، متبعین بریلویت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ایک وقت میں اپنے جسم مبارک سمیت کئی مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔

یہ عقیدہ نہ صرف کتاب وسنت کی صریح مخالفت پر مبنی ہے بلکہ عقل وخرد اور فہم وتدبیر سے بھی عاری ہے، شریعت اسلامیہ اس قسم کے بوذی اور ہندووانہ عقائد سے بالکل مبرا ومنزہ ہے۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں مسئلہ حاضر و ناظر کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

" اس نقطہ پر غور کرنے کے لئے سب سے پہلے " **حاضر و ناظر** " کا مطلب سمجھ لینا ضروری ہے، یہ دونوں عربی کے لفظ ہیں جن کے معنی ہیں "موجود اور دیکھنے والا" اور جب ان دونوں کو ملا کر استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد ہوتی ہے "وہ شخصیت جس کا وجود کسی خاص جگہ میں نہیں بلکہ اس کا وجود بیک وقت ساری کائنات کو محیط ہے، اور کائنات کی ایک ایک چیز کے تمام حالات اول سے آخر تک اس کی نظر میں ہیں"

میرا عقیدہ ہے کہ "حاضر وناظر" کا یہ مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر صادق آتا ہے۔ اور یہ صرف اسی کی شان ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ آپ ﷺ روضۂ اطہر میں استراحت فرما ہیں۔ اور دنیا بھر کے مشتاقان زیارت وہاں حاضری دیتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ آپ ﷺ ہر جگہ موجود ہیں۔ اور کائنات کی ایک ایک چیز آپ ﷺ کی نظر میں ہے۔ بداہت عقل کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں۔ چہ جائیکہ یہ شرعا درست ہو۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اور اس کو کسی دوسری شخصیت کے لئے ثابت کرنا غلط ہے۔

اور اگر "حاضر وناظر" ماننے والوں کا یہ مطلب ہے کہ اس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی روح طیبہ کو اجازت ہے جہاں چاہیں تشریف لے جائیں تو اول اس سے آپ ﷺ کا ہر جگہ "حاضر وناظر" ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ پاکستان کے ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ ملک کے جس حصے میں جب چاہے آ جا سکتا ہے۔ کیا اس اجازت کا کوئی شخص یہ مطلب سمجھے گا کہ پاکستان کا ہر شہری پاکستان میں "حاضر وناظر" ہے؟ کسی جگہ جانے کی اجازت ہونے سے وہاں واقعتاً حاضر ہونا تو لازم نہیں آتا۔ اس کے علاوہ جب کسی خاص جگہ (مثلاً کراچی) کے بارے میں کہا جائے آنحضرت ﷺ وہاں حاضر ہیں تو یہ ایک مستقل دعویٰ ہے جس کی دلیل کی ضرورت ہوگی، چونکہ اس کی کوئی دلیل شرعی موجود نہیں، اس لئے بغیر دلیل شرعی کے اس کا عقیدہ رکھنا ناجائز ہوگا۔ بعض لوگ نہ صرف آنحضرت ﷺ کے بارے میں، بلکہ تمام اولیاء اللہ کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہوتے ہیں۔ مجھے ان حضرات کی سخاوت پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ کتنی فیاضی سے اللہ تعالیٰ شانہ کی صفات اس کی مخلوق میں تقسیم کرتے پھرتے ہیں، بہرحال ائمہ اہل سنت کے نزدیک یہ جسارت قابل برداشت نہیں۔ فتاویٰ بزازیہ میں فرماتے ہیں:

"ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور وہ سب کچھ جانتی ہیں، ایسا شخص کافر ہے"

(بزازیہ برحاشیہ عالمگیری جلد 2 صفحہ 326)

مسئلہ حاضر و ناظر قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر **حاضر** موجود ہیں

﴿۱﴾ ان الله على كل شيء شهيد (پارہ نساء، ع ۵، سورہ احزاب ع ۷) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے۔

﴿۲﴾ و انت على كل شيء شهيد (پارہ ۷ آخر سورہ مائدہ) اور تو (اے اللہ) ہر چیز پر حاضر ہے۔

﴿۳﴾ و كان الله على كل شيء رقيبا (پارہ ۲۲ سورہ احزاب ع ۶) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

﴿۴﴾ وما تكون فى شان وماتتلوا منه من قران ولا تعلمون من عمل الا كنا عليكم شهودا اذ تضيفون فيه (پارہ ۱۱ سورہ یونس ع ۷) اور آپ (خواہ) کسی حال میں ہوں اور آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور تم جو بھی کام کرتے ہو ہم تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں جب تم اس کام میں مصروف ہوتے ہو۔

﴿۵﴾ واللہ شھید علی ما تعملون (آل عمران ع۱۰) اورتم جو کچھ بھی کرتے ہواللہ اس پر حاضر ہیں۔

﴿۶﴾ اللہ شھید علی ما یفعلون (یونس ۱۱ع۵)

﴿۷﴾ وھو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر (پارہ ۲۷ حدید ع اول) تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

﴿۸﴾ ما یکون من نجوی ثلثۃ لاھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذالک ولا اکثر الا ھو معھم این ما کانوا ثم ینئھم بما عملوا یوم القیامۃ ان اللہ بکل شیء علیم

(پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ ع۲) تین شخصوں کی کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جہاں وہ (یعنی اللہ) ان میں چوتھا نہیں ہوتا اور نہ پانچ کی جہاں وہ ان میں چھٹا نہیں ہوتا اور نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ مگر وہ (بہر حالت) ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے خوہ وہ لوگ جہاں کہیں بھی ہوں پھر ان کو قیامت کے دن ان کا کیا ان کو بتلائے گا بے شک اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

﴿۹﴾ یستخفون م نالناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون مالا یرضی من القول

(سورہ نساء ع۱۶) لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپ سکتے اور وہ ان کے ساتھ ہیں جبکہ وہ رات کو خلاف مرضی الہی بات تا کا مشورہ کرتے ہیں۔

اللہ ناظر بصیر ہے

﴿۱۰﴾ واللہ بصیر بالعباد (آل عمران ع۲ و مومن ع۵) اور اللہ تعالی بندوں کو خوب دیکھنے والے ہیں

﴿۱۱﴾ انہ کان بالعباد خبیرا بصیرا (بنی اسرائیل ع۳ فرقان ع۲، خاتمہ فاطر، فتح ع۳) بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار اور دیکھنے والا ہے۔

﴿۱۲﴾ واللہ بصیر بما یعملون (بقرہ، آل عمران، انفال، بقرہ ع۳۶ آل عمران انفال آخر ع حدید، ممتحنہ) اور اللہ دیکھنے والا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

﴿۱۳﴾ انہ بکل شیء بصیر (سورہ ملک آکری ع) بے شک اللہ تعالی ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

﴿۱۴﴾ الذی یراک حین تقوم و تقلب فی الساجدین (آخر شعراء)

﴿۱۵﴾ قل عسی ربکم ان یھلک عدو کم ویستخلفکم فی الارض کیف تعملو ن

(پ ۹ ع ۵ آیت ۳) کہا نزدیک ہے کہ تمہارا رب ہلاک کردے تمہارے دشمن کو اور تمھیں زمین کا خلیفہ بنادے پھر وہ نظر کرے کہ تم کیسا کام کرتے ہو۔

قارئین کرام انتہائی اختصار کے ساتھ قرآن کریم سے چند آیات پیش کی گئی ہیں جن سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ہر جگہ " حاضر و ناظر" ہونا یہ صرف اللہ تعالی کی صفت ہے۔

مسئلہ حاضر و ناظر احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضرت ابوموسی اشعریؓ سےروایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے لوگ زور کی آواز سے تکبیر کہنے لگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿۱﴾ انکم تدعون سمیعا بصیرا وھو معکم والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ (صحیح بخاری، مسلم، مشکوۃ شریف باب ثواب التسبیح) تم تو اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا دیکھنے والا ہے اور جو تمہارے ساتھ ہے اور تم سے تمہارے اونٹ کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

سبحان اللہ درجنوں آیات قرآنی میں جن صفات ربانی کو واضح فرمایا گیا ایک ہی ارشاد نبوی ﷺ میں ان تمام صفات کو میرے آقا ﷺ نے اجمالی طور پر بیان فرمادیا۔

حضرت عبداللہ بن معاویہ عامریؓ روایت کرتے ہیں میں نے عرض کیا کہ

﴿۲﴾ فما تزکیۃ المرء نفسہ یا رسول اللہ قال ان یعلم ان اللہ معہ حیثما (رواہ البزار فی مسندہ بحوالہ ترجمان السنہ جلد دوم حدیث ۵۰۷) یارسول اللہ کسی شخص کا اپنے نفس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اسبات کا یقین ہو کہ انسان جس جگہ بھی ہو اللہ اسکے ساتھ ہے۔

﴿۳﴾ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل (مشکوۃ المصابیح باب الدعوات فی الاوقات)
اے اللہ تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل عیال کا محافظ۔

﴿۴﴾ ان اللہ نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم وعجمھم الا بقایا من اھل الکتاب (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۵) اللہ نے زمین والوں پر نظر کی اور دیکھا تو تمام عرب و عجم والوں پر ناراض ہوا مگر اہل کتاب میں سے کچھ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچ گئے۔

﴿۵﴾ ان اللہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعملون (مسند طیالسی ص ۲۸۶) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تمھیں زمین کا خلیفہ بنائے گا پھر نظر کریگا تم کیا کام کرتے ہو۔

﴿۶﴾ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی اعمالکم (مسلم ج ۲ ص ۳۱۷ مشکوۃ ۴۵۴)
کہ اللہ تعالی تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

﴿۷﴾ ان الدنیا حلوۃ خضرۃ و ان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون (ترمذی ص ۴۶، ابن ماجہ ص ۲۹۷، متدرک ج ۴ ص ۵۰۵، مشکوۃ شریف ۴۳۷) دنیا بڑی لذیذ اور سرسبز دلکش ہے اللہ تعالی تمھیں زمین کا خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھنے والا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

مسئلہ حاضر و ناظر اور اکابر امت کا مسلک

فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ بزازیہ میں لکھا ہے کہ:

"ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور وہ سب کچھ جانتی ہیں، ایسا شخص کافر ہے۔ "

(بزازیہ برحاشیہ عالمگیری ج ۲ ص ۳۲۶)

فقہ حنفی کی مشہور و مستند کتاب فتاویٰ عالمگیری میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ:

"ایک جوان نے عورت سے نکاح کیا لیکن گواہ حضر نہیں ہوئے تو اس نے کہا کہ میں خدا اور رسول ﷺ کو گواہ بنالیا ہے یا کہا کہ خدا اور فرشتوں کو گواہ کیا ہے تو کافر ہو جائے گا اور اگر کہے دائیں بائیں طرف کے فرشتوں کو گواہ بنایا ہے تو کافر نہیں ہوگا۔" (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۴۱۲)

لوازم و صفات الوھیت

1۔ حاضرو ناظر 2۔ علم غیب 3۔ قدرت و اختیار

قارئین کرام الوہیت کے لواز وخواص اور عبادات کے اصول وقواعد تین ہیں۔ تین بنیادوں یا ستونوں پر عبادت کی پوری عمارت قائم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک میں اپنے استحقاق عبادت کو بیان فرمایا ہے تو انہی صفات کا اثبات فرما کر اور غیر اللہ کی عبادت، دعا و پکار سے منع فرمایا ہے تو ان سے انہی صفات کی نفی فرما کر جن میں ان صفات ثلاثہ کا فقدان ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جب کوئی مشرک کسی کے ساتھ شرک کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتا ہے تو اس اعتقاد و شعور اور ایمان و یقین کے ساتھ کہ:

(۱) وہ معبود ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، جہاں بھی اسے پکاروں وہ میری پکار کو سنتا ہے، میری تکلیف کو دیکھتا ہے اور موقعہ پر میری مشکل کو حل کرتا ہے اور حاجت روائی کر دیتا ہے۔

(۲) وہ معبود عالم الغیب ہے میرے دکھ و درد کو جانتا ہے اسے میرے مصیبت کا خواہ کہیں بھی ہو خوب علم ہے۔ دنیا کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۳) وہ معبود قدرت و اختیار رکھتا ہے۔ مالک و مختار متصرف فی الامور ہے۔ نفع و نقصان کا مالک ہے، میری تکلیف میرا دکھ درد دور کرنے والا ہے۔

اگر آپ تھوڑی تحقیق کر کے معلوم کریں تو آپ جانیں گے کہ ہر مشرک بنیادی طور پر یہی تین احساسات رکھتا ہے۔ چنانچہ مشرکین سابقین کے متعلق حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقالو ا هولآء یسمعون و یبصرون و یشفعون لعبادهم و یدوبرون امورهم و ینصرونهم

(حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۰۸) یعنی مشرکین کہتے ہیں کہ یہ معبود سنتے ہیں، دیکھتے ہیں اپنے پجاریوں کی سفارش کرتے ہیں

ان کے کاموں کا انتظام کرتے ہیں اوران کی مدد کرتے ہیں۔

قارئین کرام: یہ تینوں صفات صرف اسی پاک ومنزہ ذات کے لئے ہوسکتی ہیں جوعبادت کے لائق ہو۔ جس کی بندگی کی جائے۔۔۔جسے ہر حال میں پکارا جائے۔۔۔وہ ذات جواپنے بندوں کی پکار سنتی ہو۔۔۔وہ ذات جواپنے بندوں کی حاجات پوری کرنے پرقدرت رکھتی ہو۔۔۔وہ ذات جواپنے بندوں کے سینوں میں چھپے راز جانتی ہو۔

کیا کوئی ہے ایک اللہ کے علاوہ جوعبادت کے لائق ہو۔؟ ایک وقت میں لاکھوں بندوں کی پکار ایک ساتھ سنتی ہو۔؟ کائنات کے ذرہ ذرہ پرجس کی نگاہ اورقدرت واختیار ہو۔؟جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔

اللہ تعالی ہرآن، ہرجگہ حاضرو ناظراس لئے ہے کہ اپنے لاکھوں بندوں کی دعاؤں،التجاؤں اور پکار کوسن کراپنی قدرت سے فیصلے کرنے ہیں۔۔۔اپنے بندوں کے اعمال حسنہ یا اعمال بد پرآسمانوں سے رحمت یا عذاب اتارنا ہے۔۔۔قیامت کے دن ہر بندے سے حساب لینا ہےاور ان کوانکے اعمال کا یعنی نیکی یا بدی کا مشاہدہ کرانا ہے کہ اے بندے تونے فلاں دن، فلاں تاریخ کو،فلاں وقت میں،فلاں جگہ یہ کام کیا تھا تا کہ انصاف کیا جاسکے۔

لہذا یہ منصب اسی وحدہ لاشریک ذات پاک کے لئے خاص ہوا جورب العالمین ہےاور ساری قدرت اوراختیار اسی کے ہاتھ میں ہے جس کی نگاہ پوری کائنات پرمحیط ہے۔

اگرانبیاء کرام اوراولیاء کرام بھی ہرجگہ ہرآن حاضرو ناظر ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے **کیوں۔؟؟؟؟**

کیا قیامت کے دن حساب بندوں سے ان ہستیوں نے لینا ہے۔۔؟ کیا انبیاء کرام اوراولیاء عظام نے بندوں کی نیکی اور بدی پرنگاہ رکھنی ہےاوراس کا اچھا یا برا بدلہ دینا ہے۔۔؟ کوئی تو وجہ ہوگی اوراگرکوئی وجہ نہیں تو کیا صرف سیر وتفریح کے لئے انبیاء کرام اوراولیاء عظام کو یہ صفت دی گئی ہے کہ ان پاک ہستیوں نے پوری زندگی دعوت وتبلیغ اورانسانیت کی اصلاح وہدایت میں گذاردی ان کوموقع نہیں ملا اب یہ کھل کر سیر وتفریح کریں (العیاذ باللہ)

کیسا عجیب عقیدہ ہے آخراس عقیدہ کے پیچھے کوئی مقصد یا بنیاد تو واضح ہونی چاہیئے۔

حصہ دوم

مسئلہ حاضر و ناظر اور بریلوی عقیدہ .... ثبوت حاضر ہے

بحث کے اس دوسرے حصے میں بریلوی عقائد کی معروف، معتبر اور مستند کتابوں کی عبارات اور فتاویٰ پر بحث کی جائے گی اس سے قبل چند باتیں ذہن نشین فرمالیں۔

1۔ عقیدہ حاضر و ناظر پر خود بریلوی جماعت میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ خود بریلوی علماء کو نہیں پتہ کہ اس عقیدہ پر صحیح اور واضح نقطہ نظر کیا ہے۔

2۔ بریلوی علماء حضور ﷺ اور اولیاء عظام کو روح مع الجسد ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں جب وہ اس پر کہیں پھنستے ہیں تو فوراً صرف روح کے حاضر و ناظر کا عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں۔ کبھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام ہر جگہ، ہر آن حاضر و ناظر ہوتے ہیں، جب ان کی اس سخاوت پر کوئی پکڑتا ہے تو اپنے اس عقیدہ میں تنگی پیدا کر دیتے ہیں۔

3۔ حقیقت یہ ہے کہ بریلویوں نے اس عقیدہ میں ایسی ٹھوکر کھائی ہے کہ انہیں خود نہیں پتہ کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔

4۔ بریلویوں کے اس عقیدہ میں اس قدر غلو اور مغالطہ آمیزی پائی جاتی ہے کہ آج تک ہمیں ان کا صحیح عقیدہ معلوم نہ ہو سکا اور نہ وہ اپنا عقیدہ ظاہر کر سکے کہ:

ایک محمد ﷺ ایک وقت میں ہر جگہ حاضر ہیں یا ایک وقت میں ایک ہی جگہ

اگر ایک وقت میں ایک جگہ ایک ہی محمد ﷺ حاضر ہیں تو یقیناً ہر جگہ کے لئے الگ الگ محمد ﷺ حاضر ہونگے۔

محمد ﷺ روح مع الجسد کے حاضر و ناضر ہیں یا صرف روح کے

ایسے ہی کئی سوالات ہیں جس کی وجہ سے بریلوی علماء خود تذبذب اور انتشار کا شکار ہیں اور وہ اپنا عقیدہ واضح نہ کر سکے۔

5۔ سچی اور کھری بات یہ ہے کہ بریلوی حضرات نے دیگر مذاہب کی کتابوں سے ان کے افکار و نظریات چوری کر کے اپنے عقائد کی عمارت کھڑی کی ہے یہی وہ بنیاد ہے جن سے ان کے عقائد و نظریات میں بڑا تسادم اور تضاد نظر آتا ہے۔

زیر بحث عقیدہ حاضر و ناظر روافض کا عقیدہ ہے جسے ان کی کتب سے چوری کر کے اپنا عقیدہ بنالیا ہے اور اس پر اسلام اور اہل سنت کی جعلی چھاپ لگا دی ہے۔

روافض کا عقیدہ حاضر و ناظر

روافض کی معتبر اور مستند کتاب جلاء العیون جس کا مصنف روافض کا خاتم المحدثین ملا باقر مجلسی کتاب کے صفحہ 85 پر اپنے مذہب کا عقیدہ بیان کرتا ہے۔

"محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے۔"

مزید آگے اسی صفحہ پر لکھتا ہے: " لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا بے دینی ہے۔"

ملاحظہ فرمائیں .... ثبوت حاضر ہے

سریان حقیقت محمدیہ است در ذرات موجودات و افرادِ ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیان موجود
و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و
اسرار معرفت منور و فائز گردد اشعۃ اللمعات کتاب الصلواۃ بعض عارفین نے کہا ہے کہ تشہد
میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد
میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے
کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قربت کے نور اور معرفت کے
بھیدوں سے واقف ہو جائے غرضکہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد و آل محمد علیہم
السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند
کریم وہ ذات ہے لایجری علیہ زمانٌ ولا یشتمل علیہ مکانٌ خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے
کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عمریں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان
وغیرہ لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد و آل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان
میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطائے الٰہی ہے اور اس کو ما[illegible]
ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثا[illegible]
نے فرمایا ہے۔ مومن۔ منافق۔ کافر مشرک کوئی آدمی نہیں [illegible]
جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی موتیں واقع[illegible]
جب نکیرین قبر میں آتے ہیں تو سرہانے مولا کی کرسی لگ[illegible]
کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب[illegible]
کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد[illegible]
اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میر[illegible]
اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا[illegible]
ہیں۔ مَاتَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ۔ صحیح بخاری باب المیت
اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب[illegible]
پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن[illegible]
ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر[illegible]
زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین[illegible]

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلی اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیتؑ وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

بریلوی عقیدہ حاضر و ناظر

بریلوی عقائد کی معتبر اور مستند کتاب جآء الحق، مصنف بریلوی حکیم الامت مولانا احمد یار گجراتی صاحب کتاب کے صفحہ 168 پر اپنے مذہب کا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

"اعتراض: ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے علیٰ کل شیءٍ شہید، بکل شیءٍ محیط، لہٰذا غیر میں یہ صفت ماننا شرک فی الصفت ہے؟

جواب: ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔

آگے صفحہ 169 پر لکھتے ہیں۔

"خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے، ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے۔

قارئین کرام: سچ بتایئے کہ کیا آپ نے اپنی زندگی میں کبھی سنا یا پڑھا کہ اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کو حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے اور یہ صرف رسول خدا ﷺ اور اولیاء کرام ہی کی صفت ہے۔

رب العالمین کی شان اقدس میں اس سے بڑی اور کیا توہین اور گستاخی ہوگی۔ اور ذرا غور فرمائیں یہاں صرف توہین اور گستاخی باری تعالیٰ عزوجل کی نہیں ہوئی بلکہ رب العالمین کے متعلق جو حاضر و ناظر کا عقیدہ تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین و تبعہ تابعین، اولیاء امت اور علماء امت کا عقیدہ تواتر کے ساتھ چلا آرہا ہے اس عقیدہ کو بے دینی کہہ کر ان تمام ہستیوں کی شان عظمت میں کس قدر توہین اور گستاخی کی ہے۔

یہ تو ہم سنتے آئے ہیں کہ یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے خدا کی ذات و صفات کو خدا کے نیک اور چہیتے بندوں اور دیوی دیوتاؤں میں تقسیم کر کے شرک کے راستے کو کھول دیا لیکن کبھی بھی ان کو اتنی ہمت اور جرات نہیں ہوئی کہ وہ خدا کی ان ذاتی صفات کا انکار کر دے۔

نہ تم طعنے ہمیں یوں دیتے، نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

جاء الحق

(حصہ اول)

اضافاتِ جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے تمام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنف
حضرت حکیم الامت مولٰنا مفتی الحاج احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور — کراچی ○ پاکستان

جاء الحق 8

رہنے کی طاقت ہے تو حضور علیہ السلام میں بدرجہ او
(۲) دنیا میں پانی اور دانہ ہر جگہ موجود نہیں - بلکہ
وغیرہ میں ہے دانہ کھیت یا گھروں وغیرہ میں - مگر
کے نزدیک خلا محال ہے ہر جگہ ہوا ہے - اس
اور حبیب خدا علیہ السلام کی بھی ہر مخلوق الٰہی کو
حوالے سے ثابت کر چکے تو لازم ہے کہ حضور علیہ
(۳) حضور علیہ السلام تمام عالم کی اصل ہیں - د
سارے مشتقات میں ایک کا سارے عددوں
ہر ایک ان سے ہے وہ ہر ایک
بنے دو جہاں کی وہ ہی بنا

دوسرا باب (۲)

مسئلہ حاضر و ناظر پر اعتراضات کے بیان میں

اعتراض (۱) ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ اِبِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ
غیر میں یہ صفت ماننا شرک فی الصفت ہے -

جواب :- ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں - خدائے تعالٰی جگہ اور مکان سے پاک
ہے کتب عقائد میں ہے - لَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ زَمَانٌ وَّلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْہِ مَکَانٌ - خدا پر نہ زمانہ گزرے

حاضر ناظر کی بحث 169

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے!
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکان وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے - ہر جگہ میں ہونا تو رسولِ خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے اور اگر مان بھی
... محال تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطائی - حادث مخلوق قبضہ الٰہی میں ہے
... صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک

"خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے" بریلویوں کا یہ ایسا عقیدہ تھا کہ جو بعید از عقل جماعت میں اختلاف، انتشار اور رسوائیوں کا سبب بنا جس کا بوجھ بریلویت زیادہ دیر تک نہ اٹھا سکی اور اس عقیدہ کے خلاف انہی کے بلند بالا بزرگوں کے مسلک کے نام پر اس عقیدہ کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔

بریلوی مذہب کے بانی اعلحضرت صاحب، ان کے فرزندار جمند حامد رضا خان صاحب، بریلویوں کے صدر الا افضل مولانا نعیم الدین صاحب اور مناظر اسلام نظام الدین صاحب کے مسائل پر ترتیب دی جانے والی مستند کتاب انوار شریعت صفحہ 239 پر یہ عقیدہ بیان ہوا ہے۔

"ہر آن اور اور ہر وقت حاضر و ناظر خداوند کریم لم یلد ولم یولد کا خاصہ ہے اور وہ ذات لا یزل لیس کمثلہ شیء ہے اور اس کے صفات بھی لیس کمثلہ شیء ہیں اور اسی طرح کے صفات ذاتیہ میں کسی انبیاء و اولیاء عظام کو شریک کرنا یا ویسا سمجھنا اور اس پر اعتقاد کرنا صریح کفر ہے۔"

ترجمہ: "سوال: اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو کہ مشائخ کی ارواح حاضر و ناظر اور ہر چیز جانتی ہیں اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔"

لو جی سنبھالو اپنے فتویٰ کو، جس کی وکالت کرنے نکلے تھے اسی نے ڈبو دیا۔

اپنوں نے ہی ڈبو دیا، غیروں میں دم کہاں تھا
کشتی ڈوبی اپنے ہی ساحل پہ جہاں پانی کم تھا

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے
امت بریلویہ بڑی تذبذب اور انتشار کا شکار ہے
کرے گا کون میری رہبری عقیدہ صحیح کیا ہے
یہی گلہ، یہی سوال میرے پیر و مرشد رہنما سے ہے

ملاحظہ فرمائیں...... ثبوت حاضر ہے

مولوی مذکور کا شرعاً کہاں تک صحیح اور درست ہے بینوا توجروا۔
(السائل فقیر جان محمد قادر پور راں)

جواب : ہر آن اور ہر وقت حاضر ناظر خداوند کریم لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا خاصہ ہے اور وہ ذات لایزال لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شیٔ ہے اور اس کے صفات بھی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شیٔ ہیں اور اسی طرح کے صفات ذاتیہ ہیں کسی انبیاء و اولیاء عظام کو شریک یا ویسا ہی سمجھنا اور اس پر اعتقاد کرنا صریح کفر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ بزازیہ سے مولانا مولوی عبدالحی مرحوم و مغفور اپنے ... جلد اول صفحہ ۳۲۸ وجلد ۳ صفحہ ۵ میں بایں طور تحریر فرماتے ہیں "وَتَزَوَّجَ بِلَا شُهُوْدٍ وَقَالَ "خدائے و رسول ... شکاں را گواہ کردم یکفر لانه اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب انتھی ونیز بزازیہ است "وعن ... قال علماؤنا من قال ان الارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتھی "اور جلد سوم میں یوں مسطور ہے

سوال : اگر کسی اعتقاد دار کہ ارواح مشائخ حاضر اند وہر چیز میدانند بحق او چہ حکم است۔

جواب : او کافر است فی البزازیہ "من قال ارواح المشائخ حاضرون یعلمون یکفر انتھی "اور حدیث ... ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو شخص میری قبر کے نزدیک آ کر درود شریف پڑھتا ہے میں اس کو خود کانوں سے سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کو فرشتے مجھے پہنچا دیتے ہیں "من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی غائبا ابلغته" نقل از شعب الایمان وتفسیر سورہ مزمل اور ایک حدیث میں ہے کہ فرشتے ... تعالیٰ کے زمین پر پھرتے ہیں اور جو شخص میری امت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے ... حدیث بایں الفاظ مشکوٰۃ شریف ونسائی وتفسیر سورہ مزمل نور مکمل میں ہے۔

... القدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله" اور نیز علم استقلالی ذاتی کی ... کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ علم محیط اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ہر وقت و ہر آن ...

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة ...

ہزار ہا فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ

مجموعة الفتاوی

انوار شریعت

حصہ پنجم تا ششم

جلد دوم

از افادات

مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ
مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ

مرتب

مفتی محمد اسلم رضوی قادری علوی

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

لیجئے دوسرا فتویٰ

کتاب کا نام "فاضل بریلوی کا مسلک" یعنی اعلحضرت صاحب کا مسلک، کتاب کے ٹائٹل پر لکھا ہے "شریعت مطہرہ کا مظہر" کتاب کے صفحہ پر لکھا ہے:

"آیئے قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا بھی جائزہ لیں۔ حاضرو ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہ تعالیٰ اللہ ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک کا سبب بن جاتی ہے۔"

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

فاضلِ بریلوی کا مسلک

{شریعتِ مطہرہ کا مظہر}

عبد العزیز عرفی

انجمن سُہروردیہ کراچی

۵۴

۲- مسئلہ حاضر

یہ مسئلہ یعنی ختمی مرتب نبیِ اکرم صل
سمجھنا بڑا نازک، اہم اور توجہ طلب ہے
آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبویؐ سے یہ حقیق
علیہم السلام دنیوی زندگی کے بعد سے زن
دوسرے مقام کو سفر بھی کرتے ہیں جیسا ک
کی ادائیگیِ حج سے بابت احادیث میں ذ
علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ہمارا یہ ایمان و ایق
آپؐ کو حیاتِ بعد الموت کے علاوہ یہ مقام
کہ آپؐ اپنی اُمت کے احوال پر حاضر و ناظر بھی ہیں۔

{آیئے قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا بھی جائزہ لیں۔ حاضر و ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ اللہ ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک کا سبب بن جاتی ہے} ہاں اس کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنی صفات میں سے جسقدر جس کو چاہے عطا فرما دے یعنی وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو حاضر و ناظر بنانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ اس پر کسی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فاضلِ بریلوی کے مسلک میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاضر و ناظر کہنے سے کیا مراد ہے۔ اور اگر آپؐ کو یہ مقام حاصل ہے تو قرآن اس ضمن میں کیا رہبری و رہنمائی

لیجئے اپنے ہی گھر سے تیسرا فتویٰ

بریلویوں کے نمبر دو اعلحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی صاحب کے ملفوظات "مرآت العاشقین " صفحہ 119 پر لکھا ہے:

" تمہیں چاہئے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز، روزے پر استقامت کرو "

لگ گئی آگ میرے محل کو اپنے ہی چراغ سے

ملاحظہ فرمائیں...... ثبوت حاضر ہے

119
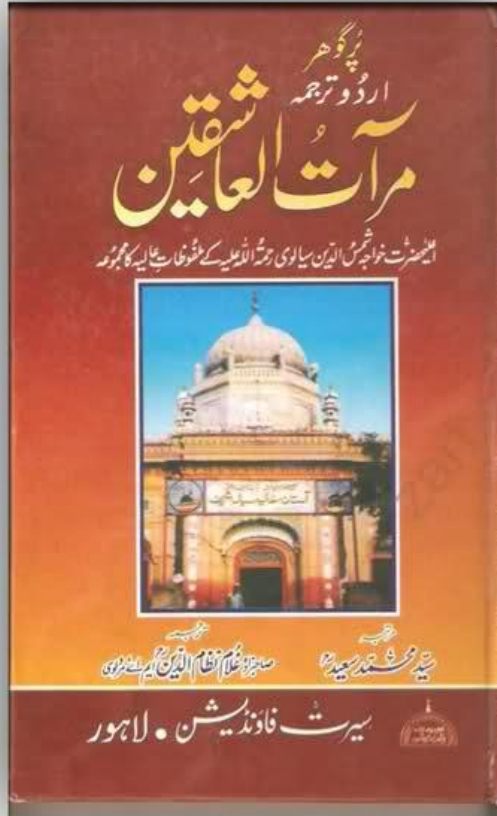
گر ہمارے نزدیک صرف وہی عمر قابلِ شمار ہوتی ہے جو یا
ان کی عبادت کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

پھر فرمایا۔ عبادت کی ابتدا استغفار اور انتہا

پھر فرمایا۔ ایک دن میں مکھڈ شریف جاتے ہو
دوست کے ہاں گیا اور اس کا پتہ دریافت کیا، لوگوں
ہوئے آپ نے آبدیدہ ہو کر جامی کا یہ شعر پڑھا ؎

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفت
تہی خم خانہ ہا کردند و رفت

بعد ازاں، فرمایا۔ بہت سے دانا لوگ ہر مسئلہ عقل
کے مقابلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ پس جب اس ہستی مو
ہے، تو بہتر یہی ہے کہ یہ قلیل مدت یادِ الٰہی میں ہی صر

پھر فرمایا۔ جب کسی آدمی کو حق تعالےٰ کی خوشنود
دنیا کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں اور خدا کی خوشنودی
اطاعت کی جائے۔

بعد ازاں، سیال شریف کے باشندوں نے آپ کی خدمت میں التماس کی شدتِ افلاس کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہو چکے ہیں، دعا فرمائیں تاکہ اس مصیبت سے نجات ملے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے چاروں طرف سے لوگ یہاں آکر فائدہ حاصل کرتے ہیں، نماز روزہ میں مشغول ہوتے ہیں، لیکن تم میں سے کسی کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اگرچہ خدا گناہوں کی وجہ سے کسی کی روزی تنگ نہیں کرتا لیکن عوام کی بداعمالیوں کی وجہ سے ذلت و قلت نازل کرتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزے پر استقامت کرو اور غیر کے حق سے خواہ وہ معمولی ہی ہو پرہیز کرو، اور خالق و مخلوق کے حقوق ادا کرنے میں مستعد رہو، یقین ہے کہ نیکیوں کی برکت کی وجہ سے تم تمام مصیبتوں سے رہائی پاؤ گے۔

بعد ازاں، مولوی معظم دین صاحب مرولوی نے عرض کیا، دعا فرمائیں تاکہ خدا بارش عنایت

دعوت حق

میں اعتدال پسند اور صاحب بصیرت بریلوی حضرات سے انصاف کی بات پوچھتا ہوں چونکہ یہ عقیدہ کا معاملہ ہے اور اللہ رب کریم بندے کا ہر گناہ معاف فرمادیگا لیکن عقیدہ میں اگر شرک کی آمیزش پھیل چکی ہوگی وہ نا قابل معافی جرم ہے، بجز کے اس عقیدہ سے سچی توبہ کرلی جائے۔

اپنے ضمیر حق کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور ضمیر سے پوچھئے کہ صاحب مصنف جآء الحق نے جو عقیدہ بیان کیا ہے کیا وہ عقیدہ شرک اور گمراہی کا دلدل نہیں؟

ذرا سوچیۓ ایسا فاسد عقیدہ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی، سچ پوچھئے تو صرف اپنی عظمت، شان اور مقام بڑھانے کے لئے کہ اگر حضور ﷺ اور اولیاء کرام کے حاضر و ناظر کا عقیدہ ہوگا تو ہم اپنے جلسوں اور میلاد کی محفلوں میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ڈنکا بجائیں گے اس طرح ہمارے جلسوں اور میلاد کی محفلوں کو چار چاند لگ جائیں گے لوگ ہمارے جلسوں کی رونق بڑھائیں گے اور ہماری عظمت اور مقام بھی بلند ہو جائے گا۔

صرف اپنی عظمت اور شان بڑھا کر اپنے پیٹ کے بزنس کو وسیع پھیلانے کی جدوجہد ہورہی ہے۔ اللہ حفاظت فرمائے۔

آئے دن ایسے ڈرامے ہورہے ہیں اور یہ ڈرامے اب بڑھتے ہی جارہے ہیں۔

بریلوی جماعت میں آج بھی اعتدال پسند اور صاحب بصیرت علماء موجود ہیں جو ایسے مسائل میں سنجیدگی کا مظاہرہ کررہے ہیں اور دیگر علماء کو قائل کررہے ہیں کہ ایسے راستے کو اب چھوڑ دینا چاہیۓ اس پر باقاعدہ کتابین لکھی ہیں جس میں سرفہرست روح اعلحضرت کی فریاد اور کافر ہوگے جیسی کتابین قابل ذکر ہیں اور ہم لوگوں نے خود اپنے فورم اور سائٹ پر ان کتابوں کو جاری کیا ہے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کتابوں کا ضرور مطالعہ کیا جائے، یاد رہے یہ بریلوی علماء کی طرف سے لکھی گئی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کا اثر بریلوی جماعت میں یہ ہوا کہ اعلحضرت صاحب کے ملفوظات اور دیگر علماء کی کتابوں میں جو اختلافی اور غلط مواد موجود تھا اسے ہٹایا جارہا ہے اس کی مثال حال ہی میں دعوت اسلامی کی طرف سے جو از سر نو ملفوظات کی طباعت ہوئی ہیں ان میں بہت سے واقعات کو نکال دیا گیا ہے اور بعض میں لفظی تحریف کردی گئی ہے، اسی طرح مزاروں پر شرک و بدعات بہت بڑھ چکی ہیں جس سے بریلوی جماعت کو بڑا نقصان ہورہا ہے آج کا مہذب معاشرہ اور تعلیم یافتہ لوگ ایسی بدعات اور خرافات کو لائق نہیں کرتے، لہذا اب ان بریلوی علماء کے دستخط سے پمفلٹ شایع کئے جارہے ہیں جس میں ایسے مزار پرستوں سے بیزاری کا اظہار کیا جارہا ہے اور لکھا جارہا ہے کہ یہ ہماری تعلیمات کا حصہ نہیں ہیں۔

جیسا کہ میں اوپر عرض کرچکا کہ حاضر و ناظر کے اس عقیدہ سے دراصل اپنی عظمت اور شان بڑھانے کی فکر ہورہی ہے۔ اور یہ بات میں ہوا میں نہیں کر رہا اس کا ثبوت نیچے ملاحضہ فرمائیں۔

بریلوی عقیدہ .... رسول اللہ ﷺ روح مع الجسد حاضر و ناظر

علامہ مفتی منظور فیضی صاحب ایک واقعہ لکھ رہے ہیں اپنے اس جلسہ کا جس میں ان کی دستار بندی ہوئی تھی اور حضور ﷺ خود اس جلسہ میں تشریف لائے تھے:

"بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور سرور کائنات (ﷺ) کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ لانگے خان کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور (ﷺ) اپنے مبارک ہاتھ کے اسارے سے لوگوں کو جلسہ شمولیت کے لئے بلاتے تھے۔ فللہ الحمد (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

1۔اس واقعہ سے معلوم ہوا حضور ﷺ روح مع الجسد کے ساتھ جلسہ گاہ تشریف لا اور لوگوں نے آپ ﷺ کو اپنی اصل حالت میں دیکھا۔

2۔حضور سرور کائنات ﷺ لوگوں کو جلسہ گا ہکی طرف بلاتے تھے۔کیا یہی کام آپ ﷺ کے سپرد ہوا تھا کہ وہ لوگوں کو جلسہ کی طرف بلاتے رہیں۔(العیاذ باللہ)

3۔کتاب کا نام ہے "مقام رسول ﷺ" خود انصاف فرمائیں یہاں کس ہستی کا مقام بلند ہو رہا ہے۔

4۔اس واقعہ میں حضور ﷺ کا اسم گرامی دو مرتبہ آیا لیکن کسی جگہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھا، کیا یہی مقام رسول ﷺ۔

5۔ان گستاخیوں پر واقعہ کے آخر میں فللہ الحمد یعنی شکر بھی ادا کیا جا رہا ہے۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ واقعہ خواب کا نہیں ہے بلکہ جیتی جاگتی زندگی کا ہے۔خواب کی دنیا ایک الگ دنیا ہے۔ خواب میں جو ہوتا ہے وہ انسان کے اپنے اختیار یا قدرت میں نہیں ہوتا۔لہذا خواب میں کوئی خدا کا دعوی کر دے نبی کا دعوی کر لے تو اس پر کوئی نکیر ہے نہ گستاخی، اگر کوئی زنا کرتا ہے اس پر کوئی شرعی حد نہیں لگے گی کیونکہ خواب پر کوئی حکم نافذ نہیں ہوگا۔ہاں اگر کوئی اچھا خواب آتا ہے یا حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے تو سعادت کی بات ضرور ہے لیکن حجت نہیں۔صرف انبیاء علیہم السلام کے خواب کو وحی کی ایک صورت بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں...... ثبوت حاضر ہے
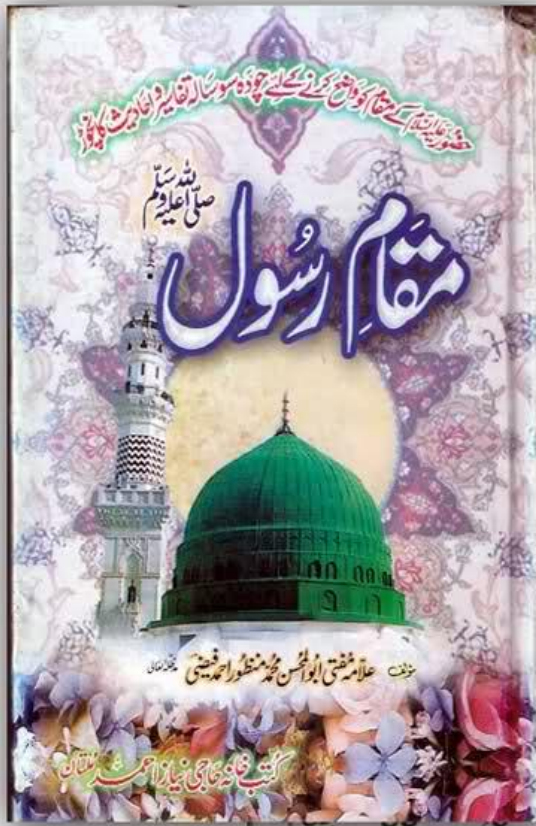
۴۲۵

...حسان والخلق والمعان، سند العشق والوجد محبّ النبی...
...محمد الشاہ جمالی قدس سرہ العالی (متوفی ۸۔ رجب ۶۴...
...تصانیفات ڈیرہ غازی خان بزار و بتبرک و یستفاد و یست...
...جاگتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت...
...حضور سے مسائل دریافت کیے اور حدیثوں کے متعلق...
...حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت کی ٹکٹ مانگی...
...چنانچہ آپ ابوبکر صدیق سے مُہر لگوا لائے۔ پھر جنت...
...قال حدثنی الشیخ الشاہ جمالی ۱۲ اف آپ تو آپ آپ کے بعض مریدوں کو بھی شیخ
...سی مکی جیسی ایک نماز نصیب ہوتی ہے۔ ماہ شوال ۱۳۸۷ھ کا واقعہ ہے۔ جس
...فقیر کی دستار بندی ہوئی۔ رازیِ دوراں شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سید ی و استاذی
...سید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔
...مرشد کریم قبلہ شاہ جمالی رحیم کے بعض مُریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے
...تشہد حضورِ سرورِ کائنات کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ
...کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور مبارک ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی
...کے لئے بلاتے تھے۔ فللہ الحمد۔
...کاتب الحروف فقیر منظور احمد فیضی ابنِ اُستاذ العلماء العارف الکامل حضرت مولانا محمد ظریف
...رضاہ علی لامعۃ اپنے مرشدِ کریم حضرت قبلہ شاہ جمالی غریب نواز کی خدمتِ عالیہ
...کرتا ہے ؎

خواجہ من قبلہ من دینِ من ایمانِ من
یک نگاہے گاہے گاہے از طفیلِ پنجتن
آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمِ بما کنند

...سیوطی فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں

بریلوی عقیدہ .... رسول اللہ ﷺ روح مع الجسد حاضر و ناظر

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کے ملفوظات "مقابیس المجالس " صفحہ 392 پر آداب مجلس سماع کے عنوان سے لکھا ہے کہ
"اب حضور سرور کائنات ﷺ مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مجلس میں بے ریش لڑکے بھی بیٹھے ہیں تو آنخضرت ﷺ واپس چلے گئے۔"

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

۳۹۲

مقبوس ۵۵:- بوقت عصر، روز دوشنبہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

آداب مجلس سماع

ایک شخص عرض کر رہا تھا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ کا عرس تھا میں مجلس سماع میں شامل ہوا لیکن مجلس میں بچے بہت تھے حضرت اقدس نے فرمایا کہ کتاب اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ سوندھا جو بڑے بزرگ تھے کے وقت میں ایک دن مجلس سماع گرم تھی۔ شیخ سوندھا اور دوسرے سالکین اور صوفی لوگ موجود تھے۔ ان حضرات پر بڑی کیفیت طاری تھی اور ساری مجلس میں آہ و فغاں کے نعرے لگ رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یہ سارا ذوق و شوق اور جوش و خروش بند ہوگیا اور معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ اس سے سب لوگ حیران ہوکر شیخ سوندھا کی طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ سوندھا نے فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین اجمیری اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار روشی کاکی شامل تھے اور مجلس کا یہ ذوق و شوق ان حضرات کی صحبت کی برکت سے تھا اب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مجلس میں بے ریش لڑکے بھی بیٹھے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت خواجہ بزرگ اور خواجہ قطب الاقطاب بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کی خاطر اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس وجہ سے معاملہ سرد پڑ گیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن کوٹ مٹھن شریف میں حضرت ... الروضہ (حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل قدس سرہٗ) کے عرس کے موقع ... قدس سرہٗ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ نے حضرت خواجہ فخر جہاں ... آپ چلے جائیں۔ جب آپ مجلس میں داخل ہوئے تو ایک شخص ... کر رقص کرنے لگا۔ اس حالت میں پہلے اس نے عمامہ (پگڑی) ... اس کے بعد چادر اور چادر کے بعد کرتہ اور کرتہ کے بعد شلوار کی نوبت ...

اشارات فریدی

مقابیس المجالس

بریلوی عقیدہ .... رسول اللہ ﷺ روح مع الجسد حاضر و ناظر

دعوت اسلامی کے امیر مولانا الیاس قادری عطاری صاحب اپنی کتاب "تذکرہ صدر الشریعہ" میں حضرت شاہ عالم کا تخت کے عنوان سے ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں، واقعہ کے مطابق سیدنا شاہ عالم بیمار ہوکر صاحب فراش ہوگئے ان کی غیر موجودگی میں چالیس روز تک سرکار مدینہ ﷺ سیدنا شاہ عالم کی شکل میں شاہ عالم کے تخت پر بیٹھ کر طلبہ کو سبق پڑھایا۔

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

نعت شریف سنتے ہوئے اشک باری

منقول ہے کہ جب نعت شروع ہوتی تو صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی مُؤدَّب بیٹھ کر دونوں ہاتھ باندھ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے۔ انتہائی وقار و تَمْکِنَت (تَم۔کِ۔نَت) کے ساتھ پُرسکون ہوجاتے اور پورے **اِنْہماک وتوجّہ** سے سنتے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھوں سے سَیلِ اَشک اس طرح **جاری** ہوجاتے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے۔ **نعت** پڑھنے والا نعت پڑھکر خاموش ہوجاتا اس کے بعد بھی کچھ دیر تک یہی خود فراموشی طاری رہتی۔

متاعِ عشقِ سرکارِ دو عالم ہو جسے حاصل
کشش اِس کیلئے کیا ہوگی دنیا کے خزینے میں

حضرتِ شاہِ عالم کا تخت

حضرتِ سیِّدُ نا شاہِ عالم علیہ رَحْمَۃُ اللہ الاکرم بہُت بڑے عالمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الھند) میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہوکر صاحبِ فِراش ہوگئے اور پڑھانے کی چھٹیاں ہوگئیں۔ جس کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لاکر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طلبہ نے مُتَعَجِّب ہوکر عرض کی: حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مضمون تو بہت پہلے پڑھادیا ہے گزشتہ کل تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت **سرکارِ مدینہ**، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی زِیارت ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**شاہِ عالم!** تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھادیا

بریلوی عقیدہ....بریلوی تعلیمات

اعلحضرت احمد رضا خان صاحب کے " ملفوظات "جوان کے فرزند مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفٰے صاحب نے مرتب کیا ہے۔ایک واقعہ نقل کیا ہے، واقعہ کا آخری حصہ نقل کر رہا ہوں باقی آپ مطالعہ فرمالیں:

"عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تھا، فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔"

(نوٹ: دعوت اسلامی نے حال ہی میں اپنے ادارے سے جو ملفوظات چھاپا ہے اس میں اس پورے واقعہ کو اڑا دیا ہے۔)

بریلویوں کو چاہئے کے اپنے اعلحضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اپنے کمرے میں ایک پلنگ کا مزید اضافہ کرلیں تا کہ پیرومرشد کو زمین پر نہ بیٹھنا پڑے۔(معذرت اگر آپ کو برا لگا ہو لیکن یہ میرا ارشاد نہیں اعلحضرت صاحب کا ہے۔

اوپر دئے گئے انوار شریعت کے فتویٰ کو دوبارہ ملاحضہ فرمالیں کہ کس نے کس پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

الجھا ہے پاؤں یار زلف کا دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

ملفوظات 153

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے، راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی۔ یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی، دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی، اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیرومرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر انہیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کو جاگتے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہئے۔عرض کیا: حضور اس وقت وہ سوتی تھی۔فرمایا: سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈالی تھی۔عرض کیا: کہ حضور کس طرح علم ہوا۔فرمایا: جہاں وہ سوری تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا۔عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

عرض: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد: اگر ایک دن کا بچہ ہو، ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکت[illegible]

عرض: اثبات ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں!

ارشاد: میرا رسالہ "ازکی الاہلال" ملاحظہ فرمائیے جس میں [illegible]

ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر [illegible]

کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر [illegible]

تحریر ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بھیجنے والا اتنے لمب[illegible]

حَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ان کا یہ فتویٰ ہمار[illegible]

مردود ہے۔اَلْخَطُّ یَشْبَهُ الْخَطَّ اور اَلْخَطُّ لَا یُعْمَلُ بِهٖ[illegible]

کے طویل بانس سے وہ خبر بھیجنے والا نہیں لکھتا کہ اس کا خط آپ [illegible]

آنت بانس تار بابو کے ہاتھ میں ہے جو شخص مجہول اور اکثر کفار [illegible]

شدند،

عرض: حضور قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرما[illegible]

ارشاد: یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔قطب عوام میں ایک[illegible]

کے قریب ہے تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں [illegible]

ملفوظات

مجدد مائتہ حاضرہ

فرید بک سٹال لاہور
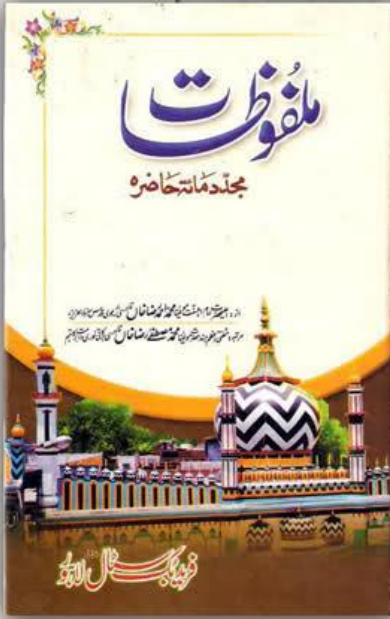
بریلوی عقیدہ....بریلوی تعلیمات

بچپن میں سنتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ شاید بریلوی حضرات حضور ﷺ صرف پاک ومطہر جگہوں پر اور ذکرو درود کی محفلوں میں حاضر و ناظر ماننے کا عقیدہ رکھتے ہونگے۔ لیکن جب ان کی کتابوں کا مطالعہ ہوا تو معلوم ہوا کہ جہاں سینکڑوں بے ہودہ اور واہیات واقعات میں انہوں نے اپنے عقائد کھڑے کئے ہیں ان میں حاضر و ناظر کے عقیدہ پر ایک ایسا واقعہ بھی نظر آیا جس کے مطابق حضور ﷺ زوجین کے خلوت یعنی جفت ہونے کے وقت بھی وہاں حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ پڑھ کر گویا ایسا محسوس ہوا کہ پاؤں سے زمین نکل گئی ہو۔(العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

ہمت نہیں ہورہی یہ عقیدہ بیان کرتے ہوئے لیکن کفر کفر نا باشد کے تحت حوالہ نقل کر رہا ہوں۔

بریلویوں کے جنید زماں، پیر طریقت مولوی عمر اچھروی صدیقی صاحب اپنی کتاب" مقیاس الحنفیت" میں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کا ایک حصہ نقل کر رہا ہوں:

"جب صبح حضور اکرم ﷺ کے دربار اطہر میں تو لڑکے کے تولید گی کی اطلاع دی آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں"

صاحب بصیرت قارئیں خود غور فرمائیں کہ روایت کے اس حصے سے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی ہورہی ہے کیونکہ حضور ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہے ہیں کہ **کیا آپ نے جماع کیا ہے؟** اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جواب دے رہے ہیں، **جی ہاں**۔۔۔لفظ **کیا** جملہ کو سوالیہ بنا رہا ہے اور سوال خود اس کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہوتے وقت حاضر و ناظر نہیں تھے، ورنہ حضور ﷺ سوال کیوں کرتے۔

لیکن مولوی عمر اچھروی صاحب کی عقل کا ماتم کریں کہ جس روایت سے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی ہورہی ہے اسی روایت سے سوقیانہ دلیل اخذ کرتے ہوئے اپنے بیہودہ عقیدہ کی دیوار کھڑی کر رہے ہیں۔

لہذا مولوی عمر اچھروی صاحب اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔" (استغفر اللہ)

کیا حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی پاک ومطہر ذات کو ایسی جگہ، ایسی حالت کے وقت میں جب زوجین خلوت میں ہوں حاضر و ناظر ماننا شدید ترین توہین اور گستاخی نہیں؟

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

وقت مخصوص کا آپکا باخبر ہونا ۲۸۱

عَنْ انس بن مالک قَالَ كَانَ ابنٌ لابی طلحة يَشْتَكِي فَخَرَجَ … النَّبِيّ فَلَمَّا رَجَعَ ابُوطَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابنی قَالَت … سكن مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ … قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ ابُوطَلْحَةَ اَتٰى رَسُولَ … وسلم فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ … لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي ابُوطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ … عليه وسلم وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صلى …

انس ابن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ … عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نکلے تو لڑکا فوت … ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا … رضی اللہ تعالٰے عنہا نے عرض کیا کہ پہلے سے کچھ آرام ہے تو حضرت … عنہا نے عشا کا کھانا پیش کیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کھانا کھا … ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ہمبستری کی پھر جب فارغ ہوئے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا نے لڑکے کو ملاحظہ فرمانے کے لئے عرض کیا تو وہ فوت ہو چکا تھا انہوں نے دفن فرمایا جب صبح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی فوتیدگی کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ نے دعا فرمائی (اے صاحبین شان ان کو) یا اللہ برکت کر تو آپ کی دعا سے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو مجھے ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا اس بچے کو اٹھا رکھنی کرو اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ کھجوریں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

مقیاس حنفیت ۲۸۲ دلائل حاضر وناظر از احادیث

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زوجین کے جنت ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

۷۔ ابوداؤد … عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم … تشہد کے وقت … کلمات پڑھنے کا

بریلوی عقیدہ.... گمراہ مثال

اس بحث میں بڑے اختصار کے ساتھ بریلوی کتابوں کی عبارات سے بریلوی عقیدہ حاضروناظر سے مراد حضور ﷺ اور اولیاءکرام روح مع الجسد ہر جگہ ہر آن حاضروناظر ثابت کیا ہے۔ چاہے وہ جگہ پاک ہو یا ناپاک، یا زوجین خلوت میں ہو، ہر جگہ ہر وقت ہر آن حاضروناظر۔

بریلوی علماء اپنے اس عقیدہ کے جواز میں کبھی شیطان کی مثال پیش کرتے ہیں، کبھی ہندو کافر کی اور کبھی ملک الموت کی۔

اعلیٰحضرت صاحب کے ملفوظات میں ایک ہندو **کنھیا** کی مثال پیش کی گئی ہے لکھتے ہیں کہ:

" کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا"

(یعنی ایک وقت میں جب یہ کافر کئی سو جگہ موجود ہو سکتا ہے تو رسول خدا ﷺ اور اولیاء کی یہ صفت کیوں نہیں ہو سکتی)

ملاحظہ فرمائیں...... ثبوت حاضر ہے

حصہ اول [۱۱۳]

تصرف فرمائے گی تو از روئے روح وحقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا: اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرما لیا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا: کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چہ چند جگہ ایک وقت میں ہو تو کیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے۔ اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض وفکر سے بچو۔

عرض: حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا

ارشاد: حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آ گیا تھا۔

کے حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض: اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا کعبہ جھکا ہوا

ارشاد: شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم

کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد: بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں

ارشاد: نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش

ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبداللہ

اور وزیر دست چپ عبدالملک اس سلطنت میں وزیر

ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب

کیر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

بریلوی عقیدہ .... گمراہ مثال

صاحب مصنف انوار ساطعہ مولانا عبدالسمیع صاحب حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر شیطان لعین کی مثال پیش کرتے ہیں صفحہ میں خود مطالعہ فرمائیں۔ مثال ہمیشہ **مثل لہ** ہوتی ہے یعنی کوئی کہے کہ "یہ بچہ اپنے باپ پر گیا ہے یعنی وہ شکل و شباہت میں اپنے باپ پر گیا ہے یا عادات واطوار میں اپنے باپ پر گیا ہے" لہذا جب آپ کسی پر مثال دیتے ہیں تو گویا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں یہ اس معاملے میں اس کا آئینہ ہے یا اس کا عکس ہے۔

قارئین غور فرمائیں حضور ﷺ کی پاک واطہر ذات پر شیطان کی مثال پیش کرنا کیا گستاخی اور توہین نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

"براہین قاطعہ" کے رد میں لکھی جانے والی مدلل اور بےمثال کتاب

انوارِ ساطعہ

دربیان

مولود و فاتحہ

مصنفہ

حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع انصاری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ لاہور

۳۵۹

دیکھئے ابوالحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو

ہیں انتہیٰ۔

اور ہونا روحِ انبیا علیہم السلام کا علیین میں

یزی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود ہونے

ریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں

کو سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک زندہ ہے

ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنہ فی ق

س یسلم علیہ۔

ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ سے جا

ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دی

اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود ا

ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ

ش یہ کہ اصحابِ محفلِ میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ

ضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس

ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

ارواحِ انبیاء واولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

کہی جاتی ہے سیرِ ارواح کے واضح ہو کہ ارواحِ انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ

حدیث سے ثابت ہے۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

بریلوی عقیدہ.... گمراہ مثال

حضور سرور کائنات ﷺ کی اطہر ذات پر پیش کی گئی شیطان کی دوسری مثال

بریلویوں کے حکیم الامت احمد یا گجراتی صاحب تفسیر نور العرفان میں لکھتا ہے کہ:

" جب رب نے گمراہ گر (شیطان لعین) کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا۔"

ملاحظہ فرمائیں..... ثبوت حاضر ہے

لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔ جہاں کسی نے کسی جگہ اچھے کام کا ارادہ کیا اسے اس کی نیت کی خبر ہو گئی فوراً بہکایا۔ جب رب نے گمراہ گر کو اتنا علم دیا کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ وہ ایمانداری سے کمزور نہ ہو۔ افسوس ان پر ہے جو شیطان کی وسعت علم و نظر کا اقرار کریں اور حضور کے لئے انکاری ہو جائیں۔ معلوم ہوا کہ شیطان اولیاء من دون اللہ ہے۔ جہاں ولی من دون اللہ کی برائی آئی ہے وہاں شیطان مراد ہے نہ کہ اولیاء اللہ۔ یہ آیت ان تمام آیات کی تفسیر ہے۔ یعنی شیطان بظاہر کفار کا دوست ہے اور کفار دل سے شیطان کے دوست ہیں ورنہ درحقیقت کفار کا بھی دوست نہیں وہ تو ہر انسان کا دشمن ہے لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہاں حقیقت ذکر ہے اور یہاں ظاہری حال کا۔ جیسے عورتوں مردوں کا ننگے ہو کر طواف کرنا اور بے پردگی و دیگر بے غیرتی کے کام۔ اس سے معلوم ہوا کہ جاہل بقیہ بر صفحہ ۲۱

بریلوی عقیدہ حاضر و ناظر....... چند سوالات

میں نے اختصار کے ساتھ بریلوی جماعت کا عقیدہ حاضر وناظر ان ہی کی کتابوں میں موجود عبارات اور فتاویٰ سے اس مضمون کا دوسرا حصہ ترتیب دیا ہے۔

ان کا واضح اور صاف عقیدہ اس مسئلہ میں کیا ہے، ان کی کتابوں سے معلوم نہ ہوسکا چونکہ بریلوی جماعت میں اس مسئلہ پر کافی تضاد اور ابہام پایا جاتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ چند سوالات بریلوی جماعت کے سامنے پیش کئے جائیں تا کہ ان کا عقیدہ حاضر وناظر پر جواب حاصل کیا جاسکے۔

امید کرتا ہوں میرے درج ذیل سوالات پر سنجیدگی سے غور وفکر فرما کر اپنی کتابوں سے جواباً اپنا عقیدہ لکھ کر عنایت فرمائیں گے تا کہ مسئلہ حاضر وناظر پر بریلوی جماعت میں جو انتشار اور تصادم کا اٹھتا غبار نظر آرہا ہے اس غبار میں الجھے اعتدال پسند بریلوی حضرات اپنے لئے صراط مستقیم کی راہ متعین کرسکیں۔

سوالات:

1۔ کیا عقیدہ ہے بریلوی علماء کا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور اولیاء کرام ہر جگہ، ہر آن اور ہر وقت روح مع الجسد کے ساتھ حاضر وناظر ہیں؟

2۔ یا ان پاک ہستیوں کی صرف روح حاضر وناظر ہیں؟

3۔اگر ہر جگہ، ہر آن روح مع الجسد حاضر وناظر ہے تو کیا **جسم مثالی** کے ساتھ یا **جسم اصلی** کے ساتھ؟

4۔ اگر روح ہر جگہ، ہر آن حاضر وناظر ہے تو کیا **روح مثالی** کے یا **روح اصلی** کے؟

5۔ اگر عقیدہ جسم مثالی کے ساتھ حاضر وناظر کا ہے تو یقیناً ہر جگہ کے لئے الگ الگ مثالی محمد ﷺ کا عقیدہ لازم آئے گا اور لاکھوں، کروڑوں مثالی محمد ﷺ کی تعداد کا قائل ہونا پڑے گا، اور ایسا عقیدہ ختم النبوۃ کے منافی ہوگا، اور ختم نبوت کا انکار لازم آئے گا۔ کیا آپ کا یہی عقیدہ ہے؟

6۔ اگر عقیدہ جسم اصلی کے ساتھ حاضر وناظر کا ہے تو ایک محمد ﷺ جسم اصلی کے ساتھ ایک وقت میں صرف ایک جگہ موجود ہوسکتے ہیں، یعنی آج 12:00pm فیضان مدینہ میں حضور ﷺ حاضر وناظر ہیں تو آج 12:00pm بریلی شریف میں حاضر وناظر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے روضہ اطہر میں بھی نہیں ہوسکتے، لہذا جب محمد ﷺ جسم اصلی کے ساتھ بریلوی جلسوں میں ہوتے ہیں اس وقت جو لوگ روضہ اطہر پر درود وسلام پڑھتے ہیں کیا اس درود کو فرشتے بریلوی جلسوں میں پہنچاتے ہیں ؟ بتایئے اس طرح ہر جگہ ہر آن حاضر وناظر کا یہ عقیدہ کیسے ثابت ہوا؟

7۔اگر روح محمد ﷺ مثالی ہر جگہ حاضر وناظر کا عقیدہ رکھتے ہیں تو لاکھوں روح محمد ﷺ کی تعداد کا قائل ہونا پڑے گا۔

8۔اور اگر روح محمد ﷺ اصلی کے حاضر وناظر کا عقیدہ رکھتے ہیں تو روح اور جسم سے انسان مکمل ہوتا ہے اگر جسم سے روح

الگ ہو جائے تو انسان مکمل نہیں رہتا۔ایسے عقیدہ کی صورت میں یہ عقیدہ لازم آئے گا کہ حضور ﷺ کامل نہیں رہے (العیاذ باللہ) حضور ﷺ روضہ اطہر میں روح مع الجسد زندہ ہیں اگر روح جسم کو چھوڑ کر دنیا میں حاضر و ناظر ہوئی تو روضہ اطہر میں صرف جسم باقی رہا اور اس طرح حیات النبی کا انکار لازم آئے گا۔کیا آپ کا ایسا ہی عقیدہ ہے؟

9۔میلاد کی محفلوں اور جلسوں میں جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کی زیارت روح مع الجسد کی ،اصول اسلام کے مطابق وہ لوگ صحابی رسول ﷺ ہوئے۔کیا آپ انہیں صحابی رسول ﷺ تسلیم کرتے ہیں؟ یا تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت ایمان ان مین نہیں تھا؟

10۔ اگر جیتی جاگتی دنیا میں کوئی شخص حضور ﷺ کی روح مع الجسد زیارت کرنے کے بعد بھی صحابی رسول ﷺ نہیں بن سکتا اور نہ ان کے ایمان کا انکار ہوگا تو پھر سوال جنم لیتا ہے کہ کیا یہ اصول اور فضیلت صرف پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے تک محدود تھی اور اب یہ فضیلت واپس لے لی گئی؟

11۔آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی ،اگر حضور ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر تھے تو ہجرت کے کیا معنیٰ؟ کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہجرت کے نام پر اہل ایمان کو دھوکہ دیا گیا؟ (العیاذ باللہ)

12۔قرآن میں واقعہ معراج کا ذکر ہوا ہے۔کیا حضور ﷺ اس وقت ہر جگہ، ہر آن حاضر ناظر نہیں تھے۔ اگر اس وقت بھی حاضر و ناظر تھے تو معراج کا انکار لازم آئے گا۔ اگر نہیں تھے تو بعد میں کب یہ صفت آپ ﷺ کو عطا ہوئی؟ کتاب وسنت سے کوئی دلیل پیش کیجئے۔

13۔آپ ﷺ کے سامنے کوئی فعل ہوا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر کوئی نکیر نہ کی ،نہ اس کی تصویب کی۔اسے تقریر نبوی کہا جاتا ہے، یہ بھی حدیث کی ایک قسم ہے۔آپ کے جلسوں اور محفل میلاد میں حضور ﷺ روح مع الجسد تشریف لاتے ہیں۔ اور آپ کے علماء حضور ﷺ کی موجودگی میں اپنے مخالف علماء کو گالیاں دیتے ہے اور برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں حضور ﷺ اس پر آپ کے علماء پر نکیر نہیں فرماتے تو لازماً اسے بھی آپ حدیث نبوی ﷺ میں شامل کرتے ہونگے؟ ذرا یہ بھی بتائیے گا کہ اب تک ذخیرہ احادیث کی کتنی جلدیں مرتب ہو چکی ہیں؟

یہ چند سوالات ہیں جو فی الوقت کافی ہیں،ان کا جواب عطا فرما کر اپنا مسئلہ اور مسلک واضح فرمادیں۔آپ کی عین نوازش ہوگی۔

والسلام خاکپائے اہلسنت والجماعت احناف دیوبند

ضرب فاروقی